Regd: No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

خطبہ نمبر فی پرچہ ۱۲

یوم سہ شنبہ ۱۳ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۸/۴۳ | ۱۵ احسان ۱۳۳۳ ہش * ۱۵ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۳۶

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۴ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بعارضہ پیچش و بخار علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

ربوہ ۱۴ جون۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بلڈ پریشر کی ایک عرصہ سے تکلیف ہے۔ گذشتہ دنوں کسی قدر افاقہ ہوا تھا۔ لیکن اب پھر تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کراچی (بذریعہ ڈاک) ۱۱ جون آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بوجہ شدت گرمی کے ناساز ہے اور ضعف زیادہ محسوس ہوتا ہے۔

۱۲ جون۔ آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بوجہ بخار اور سر درد کے ناساز ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانِ میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے شاندار نتائج

تعلیم الاسلام سکول کے کامیاب طلباء کی شرح ۹۲.۶ فیصدی رہی جبکہ یونیورسٹی کی شرح صرف ۵۶ فیصدی ہے

یونیورسٹی بھر میں کامیاب ہونے والے پہلے دس طلباء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا بھی ایک طالب علم شامل ہے

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی زاہدہ سلطانہ ہاشمی یونیورسٹی کی جملہ طالبات میں دوسرے نمبر پر کامیاب ہوئیں

لاہور ۱۴ جون۔ آج مدت گئے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے نتائج بفضلہ تعالیٰ نہایت شاندار رہے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے امسال کے امتحان میں کُل ۸۳ طلباء شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ۷۷ طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ پچیس طلباء نے فرسٹ ڈویژن ۴۳ طلباء نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے نتیجہ ۹۲.۶ فی صد رہا۔ جبکہ یونیورسٹی کی مجموعی اوسط ۵۶ فی صد ہے یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یونیورسٹی بھر میں کامیاب ہونے والے پہلے دس طلباء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا بھی ایک طالب علم شامل ہے۔ طالب علم کا نام محمد صدیق ہے جس نے ۸۵۰ میں سے ۷۲۱ نمبر حاصل کئے ہیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طرف سے امسال بارہ طالبات امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۹ کامیاب ہوئی ہیں ۲ فرسٹ ڈویژن میں [illegible] سیکنڈ ڈویژن میں۔ اس طرح نتیجے کا اوسط ۷۵ فیصدی ہے۔ سکول کی ایک طالبہ زاہدہ سلطانہ ہاشمی نے ۸۵۰ میں سے ۷۳۰ نمبر حاصل کئے ہیں یہ یونیورسٹی کی کامیاب طالبات میں سب سے دوسرے نمبر پر ہے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوجرہ کی طالبہ صفورہ خانم ۷۴۲ [illegible]

امسال گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کے ذوالفقار خاں یونیورسٹی بھر میں اول رہے

لاہور ۱۴ جون۔ امسال پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں کُل ۴۲۳۲۳ امیدوار شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے ۲۳۲۸۹ طلباء کامیاب ہوئے نتیجے کی مجموعی اوسط ۵۶ فیصدی رہی۔ پرائیویٹ طلباء کو علیحدہ کرتے ہوئے صرف سکولوں کے کامیاب طلباء کی شرح ۶۱.۱ فی صدی بنتی ہے۔ یہ اوسط گذشتہ سال کی نسبت قدرے زیادہ ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور کے طالب علم ذوالفقار خاں یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں۔ انہوں نے ۸۵۰ میں سے ۷۶۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کے طالب علم گلزار احمد ۷۴۹ نمبر لے کر دوم اور اسلامیہ ہائی سکول دوسوہہ ضلع لائلپور کے محمد اقبال ۷۴۷ نمبر لے کر سوم رہے ہیں۔

۴ نمبر حاصل کر کے اول رہی ہیں۔

ہر دو سکولوں کے تفصیلی نتائج ص پر ملاحظہ فرمائیں۔

فرانس میں نئی وزارت بنانے کے لئے مسٹر ماندریز کوشش کرینگے

پیرس ۱۵ جون فرانس میں ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر ماندریز نے نئی کابینہ بنانے کی کوشش کرنے کے لئے صدر کی درخواست قبول کر لی ہے۔ مسٹر ماندریز نے آج صبح صدر سے ۱۵ منٹ ملاقات کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ کل رات صدر نے آپ کو بلایا تھا۔ اور کابینہ بنانے کی کوشش کرنے کی درخواست کی تھی صدر نے کل سابق وزیر اعظم مسٹر لانیل کا باضابطہ طور پر استعفیٰ منظور کر لیا ہے خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق فرانس کی سیاسی صورت حال بہت الجھی ہوئی ہے۔ قومی اسمبلی میں ہر معاملے پر اختلاف ہوتے پایا جاتا ہے۔ جن میں یورپ کی دفاعی برادری اور جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے مسائل بھی شامل ہیں

مسٹر محمد علی اور عدنان میندریز کی بات چیت ختم ہو گئی

انقرہ ۱۴ جون۔ کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر اعظم مسٹر مندریز کی بات چیت کے ختم ہونے کے بعد ایک اعلان شائع کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں وزرائے اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ دفاعی منصوبے تیار کرنے کی غرض سے دونوں ملکوں کے فوجی ماہرین کے درمیان بات چیت عنقریب شروع ہو جائے گی۔

فرانس سے ریل کے ایکسو اکیس ڈبوں کی خریداری

کراچی ۱۵ جون۔ حکومت پاکستان فرانس سے ریل کے دو سو چھبیس ڈبے خریدنے کی بات چیت کر رہی ہے ان میں ایک سو اکیس ڈبے نارتھ ویسٹرن ریلوے کو دیئے جائیں گے اور پچاس ایسٹ بنگال ریلوے کو۔ ان ڈبوں کی خریداری سے ریل کے مسافروں کو مزید سہولتیں فراہم کرنے کی سکیم مکمل ہو جائے گی ایسٹ بنگال ریلوے کے لئے مزید پچپن ڈبے جاپان سے بھی منگوائے گئے ہیں۔

سیئول میں کمیونزم کیخلاف ادارہ

سیئول ۱۵ جون۔ کل سیئول میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں کمیونزم کے خلاف ایشیائی ملکوں کا ادارہ قائم کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں اٹھ ایشیائی نمائندے شریک ہوں گے۔

ویٹ منہ حملوں کی پسپائی

ہنوئی ۱۵ جون۔ دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں فرانسیسی فوجوں نے ویٹ منہ کے زبردست حملے پسپا کر دیئے ہیں۔ یہ حملے ہنوئی کے مشرق اور جنوب میں چار دفاعی چوکیوں پر کئے گئے تھے۔

جنیوا کانفرنس کی ناکامی کا خطرہ

جنیوا ۱۵ جون۔ جنیوا میں سیاسی مبصرین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ فرانس میں وزارتی تعطل کی وجہ سے جنیوا کانفرنس اپنا مقصد پورا کئے بغیر ہی ختم ہو جائے گی۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن آج روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ اگر ان دونوں کی بات چیت میں کسی قابل عمل فارمولا پر سمجھوتہ نہ ہوا تو جنیوا کانفرنس کی بات چیت جاری نہیں رہے گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظام پریس لاہور میں چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اطاعت امیر

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد
عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری
فقد عصانی ؛ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری
نافرمانی کی۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی
اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی

نومبر ۱۹۲۵ء کے ایک خطبہ کا اقتباس

نصیحت

فرمایا: —— "میں یہ تاکید کرتا ہوں۔ کہ تم ہرگز سست نہ ہونا۔ ایک دن کی سستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ اور ذرا سی بے قدری سلب نصیحت کا باعث بن جاتی ہے۔ پس ایمان کا پودا سب سے زیادہ نازک پودا ہے۔ اگر اس کے متعلق سستی کی جائے۔ تو فوراً مرجاتا ہے۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایمان کی حفاظت میں سستی نہ کرو۔ وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں۔ اور آج نہیں کرتیں۔ وہ شخص جو ایک وقت کام کرتا تھا۔ اور دوسرے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ پہاڑ پر سے نیچے گر رہا۔ اور خدا سے دور جا رہا ہے۔ پس اس کو ڈرنا چاہیئے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح اسلام کے صفحہ ۴۴ پر فرماتے ہیں:

"افسوس ان پر ہے۔ کہ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کے لئے تو ان کے پاس سب کچھ ہے۔ مگر اسلام کے حصہ کا ان کی جیب میں کچھ نہیں"

وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ وہ ان ارشادات کو پڑھ کر تحریک جدید میں شامل ہوں۔ اور جو دفتر اول میں شروع سے شامل ہیں۔ ان کی انیسویں فہرست بن رہی ہے۔ اگر آپ اس جہاد میں شامل ہیں۔ تو تسلی فرما دیں کہ آپ کا نام فہرست میں آچکا ہے۔ اگر بقایا ہے۔ تو فوراً ادا کر کے نام درج فہرست کرا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خریداران خالد توجہ فرمائیں

ماہنامہ خالد ماہ جون ۱۹۵۳ء اپنے وقت پر شائع کر کے جملہ خریداران کی خدمت میں بھجوا دیا گیا تھا۔ چند ایک پرچے ڈاکخانہ سے واپس آئے ہیں۔ جن کی ٹکٹیں رستہ میں کہیں اتر گئیں یا اوپر کا کاغذ پھٹ گیا تھا —— ایسے خریدار جنہیں ماہ جون ۱۹۵۳ء کا پرچہ نہ ملا ہو براہ کرم اطلاع دیں کوشش کی جائے گی۔ کہ انہیں دوبارہ پرچہ بھجوایا جا سکے۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

موم کی اطلاع ہو چکی ہے کہ دل پر بھی اس کا بہت اثر ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں مولوی صاحب مکرم کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار خلیل احمد ابن مولوی علی محمد صاحب ربوہ)

(۵) میرے بھتیجے عزیز اختر زاہد اور ظفر ممتاز احمد نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ...

تو شمع بزم ہم ترے پروانے بنے ہیں

اچھا ہوا کہ ہم ترے دیوانے بنے ہیں
دیوانے ہیں وہ لوگ جو فرزانے بنے ہیں

آزادوں کے تو پینے کو ملتی ہے بے حساب
پر تنگ ظرفوں کے لئے پیمانے بنے ہیں

دلچسپ کس قدر ہے مری منزل حرم
اس راستہ میں سینکڑوں بت خانے بنے ہیں

کعبہ کہیں کلیسہ کہیں بت کدہ کہیں
کیا کیا مری نگاہ کے افسانے بنے ہیں

لیلائے یہ گردباد نہیں دشت خار میں
مجنوں کے عیش کے لئے کاشانے بنے ہیں

اس سے زیادہ بزم جہاں کی خبر نہیں
تو شمع بزم ہم ترے پروانے بنے ہیں

تنویر گا رہا ہے پھر آ کے رقص میں
اچھا ہوا کہ ہم ترے دیوانے بنے ہیں

لیّہ میں نہری اراضی!

جو احباب لیہ میں اعلیٰ درجہ کی نصل جنڈی کی زمین خریدنا چاہیں وہ وہاں پر سلسلہ احمدیہ کی قابل فروخت جائداد کے کوائف وکالت زراعت ربوہ سے طلب فرما دیں۔

نیز ہم اپنا نخل کلاں میں واقع رقبہ مقاطعہ پر دینا چاہتے ہیں۔ جو دوست مقاطعہ کے حصول کے خواہشمند ہوں۔ وہ بھی ہمیں لکھیں۔ (وکیل الزراعت ربوہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کی بہن چند روز سے بیمار ہے۔ نقاہت زیادہ ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفایاب فرمائے

خاکسار خالد محمود ہوشیارپوری۔ گاندھی اسکوائر لاہور۔ (۲) عزیزم مبارک احمد چند یوم سے بعارضہ بخار و خرابی جگر بیمار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ ڈاکٹر دین محمد صوفی شہر گوجرانوالہ

(۳) شیخ غلام علی صاحب عرصہ اڑھائی سال سے سرگودھا میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرما دیں۔ (مبارک احمد ربوہ ضلع جھنگ) (۴) مکرم مولوی عطا محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ گذشتہ پندرہ بیس روز سے بواسیر اور پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ... میں اس قدر ضعف ...

خطبہ جمعہ

تقدیر کا جو حصہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے اختیار میں رکھا ہے اس میں کوشش اور تدبیر کے بغیر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا کرتا

جو چیزیں خدا تعالیٰ نے تمہارے سپرد کی ہیں وہ تم نے ہی کرنی ہیں۔ انکے متعلق محض توکل کرنا غلطی ہے

اگر تم زندہ رہنے کا صحیح طریق اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہرگز تمہیں مرنے نہیں دیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے اپنی

اپنی تقدیر کے دو حصے

کئے ہوئے ہیں۔ تقدیر کا ایک حصہ اس نے اپنے بندوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ اگر وہ بندوں کے سپرد نہ کرتا تو بندوں کے پاس اسکے نفاذ کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ دوسرا حصہ اس نے اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ اس دوسرے حصہ میں سے کچھ تو اس شکل میں ہے کہ دائمی طور پر اس کا وہ قانون چلتا ہے۔ اور کچھ اس طور پر ہے کہ اس کا قانون وقتی طور پر چلتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے زبان بنائی ہے۔ ایک طرف تو انسان کو اتنی آزادی حاصل ہے۔ کہ وہ اس زبان سے خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دے لے۔ تو اس کے لئے کوئی روک نہیں۔ اور لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک چشم دید واقعہ

سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص جو جدید احمدی ہو گیا تھا۔ اس کا بچہ فوت ہو گیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد صاحب یا آپ کے بڑے بھائی کے گلے لگ کر چیخ مار کر کہنے لگا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر کتنا ظلم کیا ہے۔ کہ اس نے میرا بچہ مار دیا۔ اس طرح اپنی زبان سے اس نے شکوہ بھی کر لیا۔ اس نے خدا تعالیٰ کو ظالم بھی کہہ لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے متعلق اس کے دل میں انقباض بھی پیدا ہو گیا۔ مگر دوسری طرف اگر اس زبان کے سامنے دنیا کے تمام بادشاہ وزراء، علماء اور نقباء ہاتھ جوڑ کر کھڑے

ہو جائیں۔ اور کہیں کہ میٹھے کو کھٹا چکھ یا کھٹے کو کڑوا چکھ۔ تو وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی وہ میٹھے کو میٹھا ہی چکھے گی۔ اور کھٹے کو کھٹا ہی چکھے گی۔ گویا ایک طرف اللہ تعالیٰ نے زبان کے متعلق انسان کو اتنی آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دے لے۔ اور دوسری طرف اس میں اتنی طاقت بھی نہیں رکھی۔ کہ وہ میٹھے کو کڑوا چکھے۔ یا کڑوے کو میٹھا چکھے۔

حقیقت یہ ہے

کہ تقدیر کا ایک حصہ خدا تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اور اسے کہا ہے کہ وہ خود کام چلائے۔ اس میں اپنی عقل کو استعمال کرے۔ اور دوسرا حصہ اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جو حصہ اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے وہ بدل نہیں سکتا۔ مثلاً میٹھا میٹھا ہی رہے گا۔ اور کڑوا کڑوا ہی ہوگا۔ ہاں اس کے قانون کے ماتحت وہ بعض اوقات بدل بھی جاتے گا۔ مثلاً کسی کا جگر خراب ہے۔ تو اسے میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے۔ یا بعض خرابیوں کی وجہ سے نمک تیز لگتا ہے۔ میٹھی چیزیں مٹھاس کم معلوم ہوتی ہے۔ کڑوی چیزیں پھیکی معلوم ہوتی ہیں۔ یا پھیکی چیزیں کڑوی معلوم ہوتی ہیں۔ غرض

تقدیر کا وہ حصہ

جو خدا تعالیٰ نے اپنے قبضہ میں رکھا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس میں تبدیلی واقع ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہی ہوگی۔ تم اگر چاہو بھی تو اسے بدل نہیں سکتے۔ مگر جو حصہ تقدیر کا انسان

کے سپرد ہے اس میں جو چاہے کرے خدا تعالیٰ نے اس میں کوئی روک پیدا نہیں کی۔ مثلاً زبان انسان کے قبضہ میں ہے۔ وہ اگر چاہے تو باپ کو گالیاں دے لے۔ حکومت کو برا کہہ لے۔ استاد کو برا کہہ لے۔ وہ اگر گالی چاہے تو اپنی ہر عزیز ترین چیز کو غلیظ گالی دے لے۔ لیکن جو حصہ اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس میں انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تقدیر کا جو حصہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس میں وہ انسان پر الزام نہیں دیتا۔ لیکن جو حصہ اس نے انسان کے ہاتھ میں دیا ہے۔ اس کے نتائج

انسان کے کام کے مطابق

پیدا ہوتے ہیں چاہے وہ اپنے لئے پھانسی کا حکم دے لے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں کو کہہ دے گا اسے پھانسی لگنے دو۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ بعض لوگ اپنے گلوں میں رسے ڈالکر خودکشی کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس میں کوئی روک پیدا نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے میرا اس میں کوئی دخل نہیں۔ تم اگر گلے میں رسہ ڈالکر پھانسی لیتے ہو۔ تو تمہیں پھانسی مل جائے گی۔ ہاں موت کے بعد میں تمہیں جہنم میں ڈالوں گا۔ دنیا میں میں تمہیں نہیں روکونگا یا کوئی شخص

اسلام کے خلاف تقریر

کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے رسول کے خلاف تقریر کرتا ہے۔ قرآن کریم کے خلاف تقریر کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی زبان کو چلنے دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں وہ چیزیں ہیں۔ جن پر انسان کو اختیار حاصل نہیں۔ ان میں اس کی کوئی کوشش

کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چاہے وہ کتنا زور لگا لے مثلاً تمہاری انگلی ہے۔ اگر تم اسے سوئی کے ناکہ میں ڈالنے کی کوشش بھی کرو۔ تو اس کو ناکہ میں نہیں ڈال سکتے۔ خواہ کوئی جرنیل ہو نواب ہو بادشاہ ہو۔

دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت

اس کے پاس ہو۔ لیکن وہ اپنی انگلی سوئی کے ناکہ میں نہیں ڈال سکتا۔ یا مثلاً میٹھا ہے۔ تم اگر چاہو بھی تو اسے کڑوا نہیں چکھ سکتے۔ کڑوا ہے تو میٹھا نہیں چکھ سکتے۔ آواز ہے اگر تمہیں کسی عزیز کی آواز آرہی ہو تو تم اگر چاہو بھی تو اسے کسی دوسرے شخص کی آواز نہیں بنا سکتے۔ کسی کے ہاں بدصورت لڑکا پیدا ہوا ہو تو اگر وہ چاہے کہ وہ خوبصورت ہو جائے۔ تو وہ اسے خوبصورت نہیں بنا سکتا۔ کسی کے لڑکے کا قد چھوٹا ہے۔ تو اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ اس کے قد کو لمبا کر لے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جو چیزیں خدا تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں رکھی ہیں۔ ان کے متعلق ہمارا یہ خیال بالکل غلط ہوگا۔ کہ ہم سمجھیں کہ ان کے نتائج خدا تعالیٰ پیدا کرے گا۔ جو چیزیں خدا تعالیٰ نے ہمارے اختیار میں رکھی ہیں۔ ان کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ہم ان کے متعلق

کوشش اور تدبیر سے کام

لیں گے تو ان کا نتیجہ برآمد ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ مسلمانوں کی تباہی کا موجب یہی بات ہوئی ہے کہ انہوں نے تدبیر چھوڑ دی۔ انہوں نے اپنی حکومت کو برقرار رکھنے کے لئے خود کوشش کرنا ترک کر دیا تھا۔ دشمن نے فوجیں تیار کر لیں۔ اس نے توپیں ایجاد کیں۔ گولہ بارود ایجاد کیا۔ اور ملک کو منظم کر کے مضبوط حکومت قائم کر لی۔ مستقل خزانے

قائم کرے۔ ملازموں کی معقول تنخواہیں مقرر کریں۔ تا وہ رشوت نہ لیں۔ لیکن مسلمان اپنے پرانے طریق پر چلتے چلے گئے۔ وہ یہی سمجھتے رہے کہ خزانے بادشاہ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ جہاں چاہے خرچ کرے۔ فوج کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ سڑکوں کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ بادشاہ اپنا خزانہ عیاشی میں لٹا دیتا تھا۔ کسی بادشاہ سے لڑنے چلے۔ تو اس نے ملک میں اعلان کر دیا۔ اس پر کوئی جلاہا آگے نکل آیا۔ کوئی دھوبی آگے آ گیا۔ کوئی لوہار باہر نکل آیا۔ کوئی بنیا ہے تو اس نے تکڑی ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے۔ اور

دشمن پر غصہ کا اظہار

کر رہا ہے۔ کوئی قصاب ہے تو وہ اپنی چھری تیز کر رہا ہے۔ لیکن کجا منظم فوج اور کجا یہ غیر منظم لوگ۔ غیر منظم لوگ ہزار بھی ہوں۔ تو پانچ منظم سپاہی انہیں شکست دے سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں حملہ کرنے کا طریق نہیں آتا۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اصول کے ماتحت دائیں بائیں ہو کر کس طرح لڑا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ کوئی بے وقوف بادشاہ تھا اس نے خیال کیا کہ قصاب لوگ روزانہ بکرے کاٹتے ہیں انہیں اس کام کی خوب مشق ہے۔ اس لئے کیوں نہ ان سے فوج کا کام لیا جائے۔ اور فوج پر جو لاکھوں روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں انہیں بچایا جائے۔ چنانچہ اس نے فوج کو ہٹا دیا۔ اور ملک کے قصابوں کو حکم دیا۔ کہ اگر ملک پر حملہ ہوا تو وہ دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ کسی ہمسایہ بادشاہ نے سنا کہ اس ملک کا بادشاہ ایسا بے وقوف ہے کہ اس نے فوج کو ہٹا دیا ہے۔ اور قصابوں کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے حکم دیا ہے۔ تو اس نے حملہ کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے وزراء کو حکم دیا کہ ملک کے سارے قصاب جمع کرو۔ تا وہ دشمن کی فوج کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ

ملک کے سارے قصاب

جمع کر لئے گئے۔ قصاب لوگ صرف بکرے ذبح کرنا جانتے تھے۔ انہیں جنگ کا کیا پتہ تھا۔ وہ ہنستے کھیلتے اور چھریاں ہاتھ میں پکڑے دشمن کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے چلے گئے۔ گویا وہ بکرے ذبح کرنے جا رہے ہیں۔ جب دشمن سامنے آیا تو اس کے ایک سپاہی کو پکڑ کر کوئی اس کا سر پکڑتا کوئی ٹانگیں مضبوطی سے پکڑتا۔ اور پھر اس کی گردن پر چھری پھیرتا۔ لیکن دشمن نے بے تحاشا تیر مارنے شروع کئے۔ پندرہ بیس قصاب مرے۔ تو باقی شہر کی طرف بھاگے اور وزراء۔ فریاد کہتے ہوئے دربار میں پہنچے۔ اور بادشاہ سے کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت دشمن کے سپاہیوں کو سمجھائیں کہ ہم تو باقاعدہ ان کی ٹانگیں اور بازو پکڑتے ہیں۔ قبلہ رخ لٹاتے ہیں۔ اور پھر گردن کاٹتے ہیں۔ لیکن وہ یونہی تلوار چلاتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کوئی اصول نہیں۔

یہ بے اصولاپن ہے

ابھی وہ قصاب بات کر رہے تھے کہ دشمن کی فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ اور اس نے بادشاہ کو قید کر لیا۔ پس جو باتیں انسان کے سپرد ہیں۔ وہ جب بھی ان کے متعلق کوشش کرنا ترک کرے گا۔ دھوکا کھائے گا۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ مسلمانوں نے توکل توکل کا ورد کرنا شروع کیا۔ نہ خزانوں کا انتظام کیا گیا۔ اور نہ ٹیکس لگائے گئے یا کسی پر ٹیکس لگا دیا۔ اور کسی پر نہ لگایا۔ ہاں کورٹ کے جج ہیں۔ تو ان کی تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہے۔ دو چار افسر مقرر ہیں۔ سپاہیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو سب لوگوں کو باہر نکلنے کے لئے کہہ دیا۔

نتیجہ یہ ہوا

کہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتوں نے مسلمانوں کی بڑی بڑی حکومتوں کو شکست دے دی۔ بخارا کی حکومت بڑی بھاری حکومت تھی۔ اس نے ایک طرف ایران کو اپنے ماتحت کر لیا تھا تو دوسری طرف بغداد کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ وہ سندھ تک فتوحات کرتے چلے گئے لیکن جب اس حکومت پر روس نے حملہ کیا۔ تو یہ اس کے مقابلے کی تاب نہ لا سکی۔ روس کی فوجوں کے پاس توپیں تھیں گولہ بارود تھا۔ زمانہ کے مطابق دوسرے ہتھیار تھے۔ لیکن بخارا کی حکومت

نئے سامان جنگ سے محروم

تھی۔ جب اس نے توپیں بنانے کا حکم دیا۔ تو مولویوں نے فتوے دے دیا۔ کہ یہ جائز نہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آگ کا عذاب اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ بادشاہ نے کہا دشمن ان توپوں کے ذریعہ تین تین میل تک حملہ کرتا ہے۔ اس کا مقابلہ ہم کیسے کریں گے۔ مولویوں نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہ دشمن تین تین میل سے توپ سے گولہ پھینک سکتا ہے۔ بہرحال مولویوں کے

اعتراضات کی وجہ سے

حکومت نے توپ خانہ توڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب روس نے حملہ کیا۔ تو گو اس کے پاس بہت کم فوج تھی۔ لیکن چونکہ ان کے پاس نئے نمونہ کے ہتھیار تھے۔ اس لئے انہوں نے دو دو تین تین میل کے فاصلہ سے مسلمان فوج کے پرخچے اڑانے شروع کئے۔ مولوی باہر نکلے۔ اور آیات قرآنیہ پڑھتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے دشمن نے جب دیکھا کہ

پاگلوں کا ایک گروہ

ہاتھوں میں تسبیحیں پکڑے آگے بڑھ رہا ہے۔ تو اس نے ایک گولہ ان پر پھینکا۔ اس پر وہ سحر سحر کرتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگے اور بادشاہ کے پاس آ کر کہا۔ یہ تو سحر ہے آیات قرآنیہ بھی اس پر اثر نہیں کرتیں۔ اب اس فوج کو تم خود سنبھالو نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بخارا جو مسلمانوں کی ایک مضبوط سرحدی چوکی تھی۔ آج عیسائیت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اب اس جگہ سے کمیونزم دنیا پر حملہ کر رہا ہے۔ پس

تم یاد رکھو

کہ جو چیزیں خدا تعالےٰ نے تمہارے سپرد کی ہیں۔ وہ تم نے ہی کرنی ہیں۔ ان کے متعلق توکل کرنا اور اس کا نام خدا تعالےٰ کی مدد رکھنا بالکل جھوٹ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے بعض لوگ جنہیں کام کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ جب ان سے پوچھا جائے کہ فلاں کام کیسے ہوگا؟ تو وہ کہہ دیتے ہیں آپ کی دعا سے ہی یہ ہوگا۔ ایسا ہی ایک کوتاہ عقل میرے پاس سندھ کی زمینوں پر کام کرتا ہے۔ اس کی عادت ہے۔ کہ جو بات میں کرتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ

آپ کی دعا سے

یہ کام ہوگا۔ میں نے اس دفعہ اس سے کہا کہ یہ کام تم نے ہی کرنا ہے۔ اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا۔ تو فصل کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ میری دعا نے کچھ نہیں کرنا۔ خدا تعالےٰ نے یہ کام تمہارے سپرد کیا ہے۔ اور تم نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ میں نے کچھ نہیں کرنا۔ آپ کی دعا سے سب کچھ ہوگا۔ اس لئے کام کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ چنانچہ واقعہ میں کام کا بیڑا غرق ہو گیا۔

حقیقت یہ ہے

کہ لوگوں نے مختلف نظریئے بنائے ہوئے ہیں مثلاً انفرادی زندگی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اور جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ وہ بالعموم فاقوں مرتے ہیں۔ نہ ان کے تن پر کپڑا ہوتا ہے۔ اور نہ انہیں پیٹ بھرنے کو کچھ میسر ہوتا ہے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہتے تو یہ ہیں کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ لیکن اگر ساتھ ہی کوئی بات ہو جائے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ یہ جن بھوتوں یا دیویوں کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ اتفاقی حادثے کے طور پر ان کے بعض کام ہو جاتے ہیں لیکن جہاں عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ لوگ فیل ہو جاتے ہیں۔ پھر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے کاموں میں انسانی عقل اور تدبیر کا بھی دخل ہے۔ ان کے بیٹے کو اگر کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ ڈاکٹر سے علاج کراتے ہیں۔ اور جہاں تک علم طب نے ترقی کی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں سے آرام میں رہتے ہیں۔ اور جہاں انسانی علم نے کوئی دوا ایجاد نہیں کی۔ وہاں یہ لوگ شخصی موت تو مر جاتے ہیں لیکن

قومی زندگی کا موجب

بن جاتے ہیں۔ کیونکہ جس قوم میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ہم نے فلاں مرض کا علاج ایجاد نہیں کیا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہوا ہے۔ تو وہ اس کا علاج [illegible] کرتی ہے۔ اور کوئی نہ کوئی دوائی ایجاد کر لیتی ہے۔ اس طرح جو شخص علاج میسر نہ آنے کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ وہ نئی دوا ایجاد کروانے کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مرنے والا شخصی موت تو بے شک مر جاتا ہے۔ لیکن قومی زندگی کا موجب ہو جاتا ہے مثلاً کینسر ہے اس کا پہلے سے کوئی علاج نہیں تھا۔ اس کا علاج نکال لیا گیا ہے۔ اور اس علاج کے ذریعہ سو میں سے پندرہ بیس فیصدی مریض ٹھیک بھی ہونے لگ گئے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ممکن ہے کہ سائنس اس قدر ترقی کر جائے کہ کینسر ایک معمولی مرض بن کے رہ جائے۔

غرض قانون قدرت نے بعض کام

ہمارے سپرد کئے ہیں

اور ہم اپنی تدابیر کے ذریعہ ان کو بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر ہم وہ کام نہ کر سکتے۔ تو خدا تعالےٰ ہمارے [illegible] وہ [illegible] کرتا۔ خدا تعالےٰ انسان کے [illegible] کام کرتا ہے جس کا مادہ اس میں موجود ہوتا ہے۔ اور ایسی تمام چیزیں اس نے انسان کے اختیار میں دے دی ہیں۔ اسی وجہ سے دنیا میں

نئی نئی ایجادات

ہو رہی ہیں۔ اور سائنس دن بدن ترقی کر رہی ہے کسی وقت اسلامی حکومت کے زمانہ میں بھی یہی حالت تھی۔ مسلمان علماء دن رات ایجادات میں لگے رہتے تھے مثلاً طب ہے۔ مسلمانوں نے اسے کمال تک پہنچا دیا اور آج بھی یورپین طب کے مقابل پر ہمارا

طب کو بعض باتوں میں امتیاز حاصل ہے بسرجری میں بیشک یورپین طب نے کمال حاصل کرلیا ہے۔ لیکن علاج کے سلسلہ میں ہماری طب کو بعض باتوں میں فوقیت حاصل ہے۔ اور یہ

مسلمان علماء کی محنت کا نتیجہ

ہے۔ کہ ہماری طب بعض باتوں میں آج کل کی طب پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔ پھر اس کے اوپر ایک اور گروہ ہے۔ جو دنیوی تدابیر کے ساتھ ساتھ دعا کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں انسانی عقل رہ جائے۔ اور وہاں خداتعالیٰ سے دعا کے ذریعہ استمداد کی جائے۔ تو کام میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ لوگ اور بھی محفوظ ہیں۔ لیکن ایک موقع ایسا بھی آتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ انسان کو کہتا ہے۔ کہ اب تیری زندگی دنیا میں بے کار ہے۔ اب تو میرے پاس آجا۔ یہاں نہ احتیاط اور پرہیز کام کرتا ہے۔ نہ دعا کام کرتی ہے۔ انسانی تدابیر بھی تمام کی تمام بے کار ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور دعا بھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔

یہی حال قومی زندگی کا ہے

اس میں بھی بعض باتیں خداتعالیٰ نے اپنے قبضہ میں رکھی ہیں۔ اور بعض باتیں اس نے انسانوں کے سپرد کر دی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب دعویٰ فرمایا۔ تو کفار نے آپ کا مقابلہ شروع کر دیا۔ انہوں نے آپؐ پر حملے کئے۔ اور ہر طرح سے ایذا دہی شروع کر دی۔ تو بعض مواقع پر آپؐ نے یہ کہا۔ کہ تم اپنی مظلومی کا اعلان کرو۔ اور ماریں کھاتے جاؤ۔ پھر ایک وقت پر جاکر آپؐ نے یہ تجویز کی۔ کہ تم

حبشہ کی طرف ہجرت

کرکے چلے جاؤ۔ پھر ایک موقعہ پر آپ نے مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔ اور پھر بعد میں خود بھی ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور جب دشمن پھر بھی ایذا دہی سے باز نہ آیا۔ تو آپؐ نے خداتعالیٰ سے حکم پاکر صحابہؓ کو کفار سے لڑنے کا حکم دیا۔ گویا آپؐ نے خداتعالیٰ کی تقدیر کے مطابق مختلف مواقع پر مختلف قسم کے احکام صحابہ رضؓ کو دیئے۔ اور مختلف تدابیر سے کام لیا۔ اگر کوئی قوم ان تدابیر سے کام نہیں لیتی۔ تو وہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب آپؐ نے صحابہ رضؓ سے صبر کرنے کو کہا۔ اس وقت اگر صبر نہ کیا جاتا۔ تو ظلم اور بڑھ جاتا۔ پھر جب آپؐ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ تو اگر صحابہ رضؓ ہجرت کرکے حبشہ نہ چلے جاتے۔ تو چونکہ مکہ میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ اس ترقی کو دیکھ کر دشمن کا غصہ اور بڑھ جاتا۔ جب دشمن اپنے مدمقابل کو حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ ایک دن اس کی طاقت اتنی بڑھ جائے۔ کہ وہ اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ تو وہ اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔

271

کفار کی ایذارسانی

کے باوجود جب مسلمان مکہ میں بڑھنے لگے۔ اور مکہ والے خار کھانے لگے۔ تو خداتعالیٰ سے حکم پاکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ سے کہا۔ کہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان کفار کو تھوڑے نظر آنے لگ گئے اور ان کا جوش کچھ عرصہ کے لئے فرو ہو گیا۔ لیکن جب پھر مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی۔ اور کفار نے ایذارسانی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے صرف چند درجن تھے لیکن دوسرے دن دیکھا گیا۔ کہ مکہ کے دو محلے خالی ہو گئے ہیں۔ گویا مکہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جو ظاہری طور پر اسلام نہیں لائے تھے لیکن دل سے مسلمان تھے۔ اور وہ اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے غرض جب مسلمانوں کے ایک حصہ نے

مدینہ کی طرف ہجرت

کی۔ تو مکہ میں مسلمان پھر تھوڑے ہو گئے۔ اور کفار کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد جب مکہ والوں نے دیکھا۔ کہ اسلام اب مکہ سے باہر بھی پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ تو ان میں نئی قسم کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔ پس یہ مختلف تجاویز تھیں۔ جن پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمل کیا۔ اگر مسلمانوں کو ایذا دہی پر ابتداء میں صبر کا حکم نہ ہوتا۔ تو کفار چڑ جاتے۔ اور ایذا دہی میں بڑھ جاتے۔ پھر اگر حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم نہ ہوتا۔ تو مسلمانوں کی تعداد مکہ میں بڑھ جاتی۔ اور اس طرح کفار کا جوش بڑھ جاتا۔ پھر جب دوبارہ مسلمانوں کی تعداد مکہ میں بڑھ گئی۔ تو آپؐ اس وقت مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم نہ دیتے تو

کفار کا جوش

اور بھی زیادہ ہو جاتا۔ اور وہ ایذا دہی میں پہلے سے بھی بڑھ جاتے۔ پھر جب صنادید عرب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ بھیج دیا۔ پھر جب کفار نے مدینہ پر بھی حملہ کیا۔ تو خداتعالیٰ نے کہا۔ تم ان سے لڑائی کرو۔ اس وقت مسلمان اگر ہاتھ میں تسبیحیں پکڑ کر آیات قرآنیہ کا ورد کرنا شروع کر دیتے۔ تو انہوں نے تباہ ہو جانا تھا۔ کیونکہ وہ وقت لڑائی کا تھا۔ کسی اور کام کا نہیں تھا چنانچہ پہلے یہ حکم دیا۔ کہ مدینہ کے اندر رہ کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ پھر ایک وقت کے بعد جاکر مدینہ سے باہر نکل کر دشمن سے مقابلہ کرنے کا حکم ہوا۔ اور پھر یہ حکم ہوا۔ کہ دشمن کے گھروں پر جاکر ان پر حملہ کرو۔ اگر ان تجاویز پر عمل نہ کیا جاتا۔ تو مسلمان کبھی ترقی نہ کر سکتے۔

میں دیکھتا ہوں

کہ ہماری جماعت میں صرف ایک ہی چیز پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب کوئی خرابی پیدا ہو۔ جب جماعت پر کوئی مصیبت اور تکلیف آئے۔ تو چندہ دے دیا۔ لوگ جسمانی قربانی والے حصہ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ خداتعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ میں نے مومنوں سے ان کے مال اور جانیں دونوں چیزیں خرید لی ہیں۔ بانھم لھم الجنۃ اور اس کے بدلہ میں انہیں جنت دے دی ہے۔ پس صرف چندہ دینے سے کیا بنتا ہے۔ صرف چندہ والا تو خداتعالےٰ سے تمسخر کرتا ہے۔ گو چندہ دینے والے بھی ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک اچھی پرسنٹیج (Percentage) ایسی ہے۔ جو چندہ میں بھی کمزور ہے۔ اگر مجموعی طور پر قوم چندہ میں ترقی کر جائے۔ تو ان کمزوروں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور ان سے صرف ٹکر لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن

زیادہ اہم بات یہ ہے

کہ مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ جسمانی قربانیاں بھی کی جائیں۔ اور جسمانی قربانی صرف چند مبلغ کر رہے ہیں۔ جو بیرونی ممالک میں تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں

پس تم اپنی ضروریات کو سمجھو۔ جماعت کی مخالفت بڑھ چکی ہے۔ جماعت کی مخالفت حکام اور ذمہ وار افسروں میں بھی بڑھ چکی ہے۔ اور تمہاری جانیں محفوظ نہیں ہیں۔ اگر تم قومی طور پر کوئی تدبیر نہیں کرتے۔ تو تم مر جاؤ گے۔ اگر تم بچاؤ کی تدبیر کرتے ہو۔ اور جسمانی قربانی بھی مالی قربانی کی طرح پیش کر دیتے ہو۔ تو تمہاری جانیں محفوظ ہو جائیں گی۔ دنیا میں معمولی معمولی جھگڑوں پر لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں جیلوں میں جانا پڑے۔ تو ہم چلے جائیں گے۔ چنانچہ وہ گروہ در گروہ جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ آخر حکومت مجبور ہو کر انہیں چھوڑ دیتی ہے۔

گاندھی جی جیتے ہی اس طرح تھے

کہ وہ جب کوئی بات منوانا چاہتے تھے۔ تو پندرہ بیس ہزار لوگوں کو قید کروا دیتے تھے۔ گورنمنٹ کے پاس محدود بجٹ ہوتا ہے۔ وہ اس قدر قیدیوں کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ پھر جیلوں کی حفاظت کے لئے پولیس رکھنی پڑتی ہے۔ جس سے اس کا خرچ بڑھ جاتا ہے۔ اگر پچاس لاکھ روپیہ ماہوار بھی جیل خانوں پر خرچ ہو۔ تو چھ کروڑ سالانہ خرچ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس وقت ملک کی آمد اس قدر نہیں تھی کہ وہ اتنا بوجھ زائد اٹھا سکیں۔ پھر ان ایجی ٹیشنوں میں لوگوں پر لاٹھی چارج بھی کرنے پڑتے۔ جس کی وجہ سے پولیس بڑھانی پڑتی تھی۔ اس طرح دو ماہ میں ہی حکومت مطالبہ مان لیتی تھی میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم بھی اس طرح کرو۔ کیونکہ یہ گاندھی جی کے طریق کے خلاف تھا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ تمہیں اس کے متعلق اب سوچنا پڑے گا۔

اگر تم نے زندہ رہنا ہے

تو تمہیں کوئی مناسب تدبیر نکالنی ہو گی۔ اور ہر احمدی کو اس بات پر غور کرنا پڑے گا۔ کہ کیا وہ احمدی رہنا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر اس نے احمدی رہنا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ غور کرکے ایسی تدبیر نکالے جس سے اس کی قوم کی عزت قائم ہو۔ وہ دوسرے لوگوں سے تبادلہ خیالات کرکے کسی نتیجہ پر پہنچے۔ اب تو بے عملی کا یہ حال ہے کہ مجھ پر حملہ ہوا۔ تو باہر والوں نے آکر ربوہ والوں کو خوب گالیاں دیں۔ اور کہا۔ ربوہ والوں کی موجودگی میں خلیفہ پر حملہ ہو گیا ہے۔ لیکن ہوا کیا۔ جماعت کے افراد نے شوریٰ میں تقریریں کیں۔ اور پھر واپس چلے گئے۔ کسی ناظر کو آج تک یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ حفاظت کے لئے کوئی زائد آدمی رکھے اور نہ باہر والوں نے اس کی نگرانی کی۔ نہ آدمی پیش کئے۔ تین آدمیوں کو امور عامہ نے افسر کے طور پر بلانا چاہا۔ لیکن ان فدائیوں نے معذرت کر دی۔ اور بعض نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہم اس ذمہ داری کے قابل نہیں۔ یعنی اب تو خلیفہ پر حملے ہونے لگے ہیں۔ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے ہم قابل نہیں۔ جب عمل کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ تو ریزولیوشن پاس کرنے کا کیا فائدہ تھا۔ ربوہ والوں کو بے حیا کہہ دینا آسان ہے۔ لیکن

عمل کرنا مشکل ہے

ربوہ والوں سے جو کوتاہی ہوئی۔ اس کا داغ تو اب جاتا نہیں۔ قادیان میں یہ ہوتا تھا۔ کہ نماز میں پہلی دو تین صفوں میں معروف آدمیوں کو بٹھایا جاتا تھا۔ مولوی شیر علی صاحبؓ خالص مذہبی آدمی تھے۔ لیکن اس بارہ میں وہ غلو کی

...تک پہنچ گئے تھے۔ وہ مسجد میں پہنچتے ہی معروف لوگوں کو آگے بٹھانا شروع کر دیتے۔ مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ بھی مولوی ...مسجد تھے۔ لیکن ان میں یہ عادت تھی۔ کہ وہ مسجد میں جاتے ہی پہلی صفوں کا جائزہ لیتے۔ اور غیر معروف لوگوں کو پیچھے کر دیتے۔ ہم پر فوج نے تو حملہ نہیں کرنا۔ اکّا دکّا بد معاش اور بے ایمان ہی آئیگا۔ اور شرارت کرے گا۔ اور اکّے دُکّے بد معاش کا یہی علاج ہے۔ کہ اگلی دو تین صفوں میں کسی غیر معروف آدمی کو نہ بیٹھنے دو۔ اب یہ ہُوا ہے کہ باہر والے تم کو گالیاں دے کر اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اور تم نے شرم کے مارے گردن نیچے ڈال لی۔ لیکن نتیجہ کیا ہُوا۔ کسی شاعر نے کہا ہے

عجب طرح کی ہوئی فراغت گدھوں پہ ڈالا جو بار اپنا

جماعت نے کہہ دیا۔ کہ یہ لو چندہ۔ اور اس سے کچھ جان قربان کرنے والے لوگ ملازم رکھ لو۔ ہم جانیں پیش نہیں کر سکتے۔ ہماری طرف سے چندہ لے لو۔ لیکن ہماری قوم نے اگر زندہ رہنا ہے۔ تو اسے مالی قربانی کے ساتھ ساتھ

جانی قربانی بھی کرنی پڑے گی

اور اگر اس نے مرنا ہی ہے۔ تو شرافت کی موت یہ ہے۔ کہ بزدلی اور ذلّت کو تسلیم کر لے۔ اور مر جائے۔ کہتے ہیں کوئی پٹھان تھا۔ اس نے اپنی مونچھیں اونچی کر لیں۔ اور بعد میں اتنا غلو کیا۔ کہ وہ تلوار ہاتھ میں لے لیتا۔ اور جس شخص کی مونچھیں اونچی دیکھتا۔ اسے کہتا۔ تم اپنی مونچھیں نیچی کر لو۔ ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ مونچھیں اونچی رکھنے کا حق صرف مجھے ہے۔ لوگ اپنی عزت کو بچانے کی خاطر مونچھیں نیچی کر لیتے۔ کوئی غریب دوکاندار تھا۔ وہ روزانہ یہ نظارہ دیکھتا۔ کہ وہ پٹھان تلوار ہاتھ میں لے کر نکل آتا ہے۔ اور لوگ عزت کو بچانے کی خاطر اپنی مونچھیں نیچی کر لیتے ہیں۔ اس نے خیال کیا۔ کہ ابھی تک اسے

کسی نے سبق نہیں دیا

اس نے چھابڑی اٹھائی۔ اور گھر چلا گیا۔ اور کچھ دنوں تک گھر ہی رہا۔ اور مونچھوں پر چربی لگاتا رہا۔ جب مونچھیں بڑھ گئیں۔ تو اس نے تلوار کمر میں باندھ لی۔ اور باہر نکل آیا۔ لوگوں نے اس پٹھان کو اطلاع دی۔ کہ ایک اور شخص اونچی مونچھوں والا آیا ہے۔ چنانچہ پٹھان تلوار لیکر باہر آگیا۔ اور اس دوکاندار سے کہنے لگا۔ تم نے اپنی مونچھیں اونچی کیوں رکھی ہیں۔ اس نے کہا۔ مجھے ایسا کرنے کا حق ہے۔ پٹھان نے کہا۔ تمہارا حق نہیں میرا حق ہے۔ دوکاندار نے کہا۔ میں تو اپنی مونچھیں اونچی رکھوں گا۔ پٹھان نے کہا۔ اگر تم میری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو تمہیں مجھ سے لڑنا ہوگا۔ دوکاندار نے کہا۔ اچھا لڑ لو۔ پٹھان نے کہا۔ لڑائی کے لئے وقت مقرر کر لو۔ دوکاندار نے کہا۔ کر لو۔ لیکن ایک بات ہے۔ ہم میں سے ایک نے ضرور مرنا ہے۔ اور اس کے بچوں نے یتیم رہ جانا ہے۔ حالانکہ ان کا کوئی قصور نہیں۔

اس لئے بہتر یہ ہے

کہ لڑائی سے پہلے تم اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ۔ اور میں اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں۔ تاکہ بعد میں ہماری موت سے ان کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ پٹھان اپنے گھر گیا۔ اور اس نے اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ اس دوکاندار کے پاس آیا۔ اور اس سے کہنے لگا۔ میں تو اپنے بیوی بچوں کو مار آیا ہوں۔ کیا تم بھی مار آئے ہو۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ اور میں اپنی مونچھیں نیچی کر لیتا ہوں۔ اور اپنی مونچھیں نیچی کر لیں۔ اسی طرح اگر تم نے زندہ رہنا ہے۔ تو تمہیں کچھ کام کر کے دکھانا ہوگا۔ اس کے بغیر زندہ رہنے کا خیال بالکل غلط ہے۔ جماعت کو اب

ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے

ان کا علاج سوچنا چاہیئے۔ اور پھر اس پر دوسرے ساتھیوں سے بحث کرنی چاہیئے۔ اور تبادلہ خیالات سے کوئی نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ اگر تم عملی طور پر جدوجہد کروگے۔ تو تم ذلت کی موت مروگے۔ لیکن اگر تم زندہ رہنے کا صحیح طریق اختیار کروگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہیں مرنے نہیں دے گا۔ اور اگر مروگے بھی۔ تو خدا تعالیٰ کی رحمت تمہارے شامل حال ہوگی۔ لیکن دوسری صورت میں دنیا کے لوگ بھی تم پر لعنت کریں گے۔ اور خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے بھی تم پر لعنت بھیجیں گے۔ پس تم اپنے حالات پر غور کر کے صحیح لائن اختیار کرو۔ یاد رکھو۔ جو کام خدا تعالےٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ وہ تم ہی کروگے۔ خدا تعالےٰ اسے نہیں کرنا اور

جو کام خدا تعالیٰ کے سپرد ہیں

وہ خدا تعالیٰ خود کرے گا۔ جب تم اپنی جان مال۔ آبرو اور ہر عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور قرآن کی ہدایتوں پر عمل کروگے۔ تو پھر جو کسر باقی رہ جائیگی۔ خدا تعالےٰ اسے پورا کر دے گا۔ لیکن اگر تم قرآن کریم کے سب احکام پر عمل نہ کرو۔ اور صرف چندہ دینا کافی سمجھو۔ تو اس جہان میں بھی تم پر لعنت ہوگی۔ اور آخرت میں بھی تم پر لعنت ہوگی۔ پس تم اپنے حالات کے ہر پہلو پر غور کرو۔ اور قرآن کریم پر غور کر کے تدابیر سوچو۔ پھر دوسروں سے تبادلہ خیالات کر کے کسی نتیجہ پر پہنچو۔ قرآن کریم تمہارے پاس ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق لڑائی کرنے کا طریق بھی موجود ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق صبر کرنے کا طریق بھی موجود ہے۔ اسی میں جائز قانون کے مطابق عفو کرنے کا طریق بھی موجود ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق اعتراضات کے جواب دینے کا طریق بھی موجود ہے۔ جب تم

قرآن کریم کے بیان کردہ طریقوں پر

پوری طرح عمل کروگے، جس میں ہر قسم کے جائز اور درست علاج موجود ہیں۔ تو پھر اگر کوئی کسر باقی رہ جائیگی۔ تو اسے خدا تعالیٰ پورا کر دے گا۔ لیکن تمہارا یہ طریق درست نہیں۔ کہ عملی طور پر تو کچھ نہ کرو۔ قرآن پر غور نہ کرو۔ نہ اسکی ہدایات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ صرف چندہ دے دو۔ اگر تم ایسا کروگے۔ تو دنیا میں بھی تمہارے لئے ذلّت ہے اور آخرت میں بھی تمہارے لئے ذلّت ہے اور اس ذلت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اس ذلّت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا، تو اس میں خدا تعالیٰ بھی آ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ خود کہتا ہے۔ کہ اگر تم ایسا کروگے۔ تو میں تمہیں نہیں بچاؤں گا۔ پس تم اپنے

طریق عمل کو درست کرو

اور جلد جلد درست کرو۔ ورنہ جماعت کے لئے آفات اور مصائب کے رستے کھلتے چلے جائیں گے۔

دعائے مغفرت

لاہور ۱۰ رجون ۱۹۵۴ء۔ مکرم محمود احمد صاحب قریشی آج صبح ۵ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم قریشی غلام احمدؐ صاحب (جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے) کے پوتے کے بیٹے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے گھر میں پرورش پائی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد انجمن ترقی اسلام قادیان میں کام کرتے رہے۔ اب لاہور میں مقیم تھے۔ کل دل میں درد کی تکلیف ہوئی۔ گذشتہ رات میو ہسپتال میں آ گئے۔ صبح ۵ بجے پھر دوسرا قلب کا دورہ ہُوا۔ اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے منور احمدؐ اور مظفر احمدؐ ایک بیٹی اور بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ عبد الوہاب عمر دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کراچی میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی بھی شریک ہوئے تھے

کنونشن نے اپنی قرارداد میں کہا تھا کہ خواجہ ناظم الدین کے رویہ کے پیش نظر مطالبات کی منظوری کی کوئی اُمید نہیں

فسادات پنجاب کے متعلق تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ:۔ گذشتہ سے پیوستہ

۷ا رجنوری ۱۹۵۳ء کو بعد نماز مغرب سبجکٹس کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اور ۱۸ جنوری کو کنونشن کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین کے رویہ کے پیش نظر جو کہ مرزائیوں کے متعلق مطالبات کی منظوری کی کوئی اُمید نہیں ہے آل پاکستان مسلم کنونشن اس نتیجے پر پہنچتی ہے۔ کہ مطالبات منظور کرانے کے راست اقدام ناگزیر ہے۔

(۲) حکومت چونکہ مرزائیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لئے ایسے ذرائع اختیار کرنے ضروری ہیں کہ مرزائی فرقے کو ملت اسلامیہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور اس کا ایک ذریعہ یہ ہے۔ کہ اس فرقہ کا مکمل مقاطعہ کیا جائے۔

(۳) مرزائی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے کا مطالبہ چونکہ ابھی تک منظور نہیں کیا گیا ہے اس لئے کنونشن خواجہ ناظم الدین کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتی ہے۔ تاکہ پاکستان کے مسلمان اپنے مذہبی عقائد اور اسلامی روایات پر عمل کر سکیں۔ اور ان کا تحفظ کر سکیں۔

(۴) مذکورہ بالا مطالبات کو عملی شکل دینے کے لئے کنونشن تجویز کرتی ہے۔ کہ وہ ممتاز مسلمانوں اور مختلف مذہبی پارٹیوں کے نمائندوں کو جنرل کونسل کا رکن بنائے۔

(۵) جنرل کونسل کو اپنے پندرہ اراکین مجلس عمل کے اراکین کی حیثیت سے منتخب کرنے چاہئیں۔

(۶) جنرل کونسل ذیل کے آٹھ افراد کو مجلس عمل کا رکن منتخب کرتی ہے:۔

(۱) مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری

(۲) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

(۳) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

(۴) مولانا عبد الحامد بدایونی

(۵) حافظ کفایت حسین

(۶) مولانا احتشام الحق تھانوی

(۷) ابو الصالح محمد جعفر پیر سرسینہ شریف مشرقی پاکستان اور

(۸) مولانا محمد یوسف کلکتوی

اور ان اراکین کو اختیار دیتی ہے کہ وہ باقی سات کو شریک رکن بنالیں

(۷) مجلس عمل کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطالبات کو منظور کرانے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کرے

(۸) مجلس عمل کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ کوئی عملی پروگرام منظور کرنے سے پہلے وہ ایک نمائندہ وفد مرتب کرے۔ جو مرکزی حکومت سے ملاقات کرکے اسے عوام کے آخری فیصلے سے باخبر کرے اس وفد کو اختیار ہوگا کہ وہ کابینہ کے آخری جواب کے لئے مزید وقت دیدے گا۔

اسی روز بعد از نماز مغرب مجلس عمل کے آٹھ اراکین کا اجلاس ہوا اور حسب ذیل سات افراد شریک رکن بنائے گئے۔

(۱) پیر غلام مجدد سرحدی

(۲) مولانا نور الحسن

(۳) ماسٹر تاج الدین انصاری

(۴) مولانا اختر علی خان

(۵) مولانا اسماعیل گوجرانوالوی

(۶) صاحبزادہ فیض الحسن اور

(۷) حاجی محمد امین سرحدی

اسی اجلاس میں مجلس عمل نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کے لئے ایک وفد مرتب کیا اور یہ وفد مولانا عبد الحامد بدایونی کی قیادت میں جو (۱) پیر صاحب سرسینہ شریف (۲) سید مظفر علی شمسی سیکرٹری ادارہ تحفظ حقوق شیعہ لاہور اور (۳) ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس احرار پر مشتمل تھا۔ ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء کو خواجہ ناظم الدین سے ملا۔ خواجہ صاحب نے مطالبات سے ہمدردی ظاہر کی۔ لیکن انہیں منظور کرنے سے معذوری ظاہر کی۔

مجلس احرار کے تحریری بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ صرف اس کے سوا جیسا کہ بیان میں کہا گیا ہے کہ وفد ۱۶ جنوری کو مرتب کیا گیا تھا۔ جس نے خواجہ ناظم الدین سے ۲۱ جنوری کو ملاقات کی۔ اس تحریری بیان میں مزید بیان کیا گیا ہے۔ کہ آٹھ منتخب اراکین کا ایک اجلاس ۱۰ جنوری کی شام کو ہوا تھا۔ اور اسی دن ایک دعوت میں جو مفتی محمد شفیع کے ایک دوست نے دی تھی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے دوسرے اراکین کو اطلاع دی کہ وہ شام کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ انہیں مجوزہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک محمد اسحاق کی موٹر کار اڑالی

پولیس نے سات افراد کو گرفتار کر لیا

لاہور ۱۸ رجون۔ کل شام چند افراد سرائے سلطان ملک محمد اسحاق جنرل منیجر لاہور فیروزپور ٹرانسپورٹ کمپنی کی کار نمبر ۶۰۰ ایل۔ اے۔ P لے اڑے۔ لیکن ملک محمد اسحاق نے انہیں امپریس روڈ پر دیکھ لیا۔ اور دوسری موٹر کار پر ان کا تعاقب کیا۔ اور انہیں شملہ پہاڑی کے قریب جالیا۔ جن لوگوں نے موٹر چرائی تھی۔ انہوں نے پستول نکال کر ملک اسحاق کو دھمکایا۔ مگر اس اثناء میں ایڈیشنل پولیس کے ایک ڈی۔ ایس۔ پی جو وہاں سے گزر رہے تھے وہاں پہنچ گئے۔ جو ملزموں کو تھانہ میں لے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ پولیس نے سات افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور اس واقعہ کی تفتیش شروع کر دی ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے تفصیلی نتائج

لاہور ۱۴ رجون: امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے کل ۸۳ طلباء شامل ہوئے تھے جن میں سے ۷۷ طلباء کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والے طلباء کی شرح ۹۲ر۷ فیصد رہی۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ۱۲ طالبات شامل ہوئی تھیں جن میں سے ۹ طالبات کامیاب ہوئیں۔ کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کے نام اور حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں۔ یاد رہے ۵۱۰ یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء فرسٹ ڈویژن میں اور ۳۸۲ یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء سیکنڈ ڈویژن میں شمار ہوتے ہیں ۳۸۲ سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلباء کا شمار تھرڈ ڈویژن میں ہوتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۷۵۷۲	عبدالحفیظ عمر	۵۶۵	I فرسٹ
۵۷۳	لئیق احمد	۵۹۱	I فرسٹ
۵۷۴	منیر الدین	۴۳۸	II سیکنڈ
۵۷۵	منور احمد چوہدری	۳۳۹	
۵۷۶	عبدالشکور	۳۶۴	
۵۷۸	رشید احمد چیمہ	۴۴۷	II سیکنڈ
۵۷۹	محمد اسرائیل	۴۲۴	II سیکنڈ
۵۸۰	محمد صدیق	۵۰۹	II سیکنڈ
۵۸۱	رشید احمد ارشد	۵۲۹	I فرسٹ
۵۸۲	رشید الدین	۴۷۶	II سیکنڈ
۵۸۳	رفیع احمد خان	۵۰۳	II سیکنڈ
۵۸۴	محمد ابراہیم	۵۱۱	II سیکنڈ
۵۸۵	اکرام الحق اختر	۳۹۰	II سیکنڈ
۵۸۷	بشیر احمد	۴۶۰	II سیکنڈ
۵۸۸	ظہور احمد جگی	۵۷۷	I فرسٹ
۵۸۹	عبدالکریم اختر	۳۵۶	
۵۹۰	نسیم احمد پراچہ	۳۴۴	
۵۹۱	شفیع احمد بھوپالی	۲۸۰	
۵۹۲	ممتاز احمد	۴۸۴	II سیکنڈ
۵۹۳	محمد اشرف	۳۹۰	II سیکنڈ
۵۹۴	محمود احمد	۳۴۹	II سیکنڈ
۵۹۵	منور احمد	۴۴۷	II سیکنڈ
۵۹۶	افتخار احمد حقی	۳۸۲	II سیکنڈ
۵۹۷	عبید اللہ	۴۴۷	II سیکنڈ
۵۹۸	عبدالمجید	۵۳۹	I فرسٹ
۵۹۹	حمید اللہ خان	۴۳۵	II سیکنڈ
۲۷۶۰۰	رفیق احمد اختر	۵۲۶	فرسٹ
۶۰۱	سید امین احمد	۵۳۷	فرسٹ
۶۰۲	ناصر احمد	۳۵۱	
۶۰۳	نسیم احمد	۳۵۹	
۶۰۴	خلیفہ صباح الدین احمد	۴۹۵	II سیکنڈ
۶۰۵	رفیق احمد	۴۶۰	II سیکنڈ
۶۰۶	ادریس احمد	۵۰۲	II سیکنڈ
۶۰۷	ظہور احمد خالد	۴۸۱	II سیکنڈ
۶۰۸	محمد رفیق باجوہ	۴۷۴	II سیکنڈ
۶۰۹	محمد یوسف	۳۶۱	
۶۱۲	کلیم احمد	۵۰۳	II سیکنڈ
۶۱۳	محمد اصغر	۵۵۳	I فرسٹ
۶۱۴	عطاء الٰہی چیمہ	۵۸۶	I فرسٹ
۶۱۵	عبدالمالک شمیم احمد	۶۴۸	I فرسٹ
۶۱۶	محمد صدیق	۷۳۱	I فرسٹ
۶۱۷	حمی الاسلام	۴۷۴	II سیکنڈ
۶۱۸	عبدالسمیع	۶۲۵	I فرسٹ
۶۱۹	صلاح الدین بنگالی	۴۴۹	II سیکنڈ
۶۲۰	لیاقت علی	۶۰۵	I فرسٹ
۶۲۱	عبدالشکور اسلم	۵۹۱	I فرسٹ
۶۲۲	سیف اللہ	۳۴۱	
۶۲۳	کمال الدین اکمل	۵۷۷	I فرسٹ
۶۲۴	عبدالرشید	۳۹۱	II سیکنڈ
۶۲۵	سعادت احمد خان	۴۸۹	II سیکنڈ
۶۲۶	شریف احمد صفدر	۴۳۸	II سیکنڈ
۶۲۷	چوہدری مبشر احمد	۵۰۳	II سیکنڈ
۶۲۸	محمد سلیم منور	۳۷۳	
۶۲۹	سعید احمد انور	۵۵۵	I فرسٹ
۶۳۰	عبدالسلام	۳۹۴	II سیکنڈ
۶۳۱	مرزا غلام احمد	۵۹۷	I فرسٹ
۶۳۲	لطیف احمد ناصر	۴۶۳	II سیکنڈ
۶۳۳	منور احمد عارف	۴۷۸	II سیکنڈ
۶۳۴	رشید احمد ناصر	۵۷۸	I فرسٹ
۶۳۶	محمد سلیم	۳۷۳	
۶۳۷	عبدالرحیم شہاب	۶۲۲	I فرسٹ
۶۳۸	امان اللہ قریشی	۶۶۶	I فرسٹ
۶۳۹	ارشاد احمد ورک	۶۲۸	I فرسٹ
۶۴۰	محمد اکرم	۴۳۸	II سیکنڈ
۶۴۱	غلام شبیر	۴۸۷	II سیکنڈ
۶۴۳	عبدالمالک خان	۴۶۵	II سیکنڈ
۶۴۴	محمد سعید اللہ	۵۳۰	I فرسٹ
۶۴۵	محمد سعید قریشی	۳۸۵	II سیکنڈ
۶۴۷	لطیف احمد خان	۲۸۹	
۶۴۹	شمس الدین	۳۷۵	
۶۵۰	منیر احمد	۳۶۹	
۶۵۱	عبدالوہاب	۲۸۵	
۶۵۲	عبدالمجید	۴۹۸	II سیکنڈ
۶۵۳	عبدالرشید ناز	۴۵۶	II سیکنڈ
۶۵۴	عبدالماجد نسیم	۳۸۷	II سیکنڈ
۶۵۵	احمد خان	۵۲۱	I فرسٹ
۶۵۶	مظہر قیوم خان	۵۳۰	I فرسٹ

رول نمبر ۲۷۶۱۱ کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام طالبہ	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱۷۸۴۱	زاہدہ سلطانہ ہاشمی	۶۸۲	فرسٹ
۱۷۸۴۳	بلقیس	۴۴۳	سیکنڈ
۱۷۸۴۴	مسعودہ	۴۸۵	سیکنڈ
۱۷۸۴۶	بشریٰ سلطانہ	۵۱۸	فرسٹ
۱۷۸۴۷	انور بیگم	۵۳۷	فرسٹ
۱۷۸۴۸	نفیسہ نوری	۴۱۲	سیکنڈ
۱۷۸۴۹	امۃ السلام	۴۷۱	سیکنڈ

عدالتی کارروائی

(بقیہ صفحہ ۷)

آئینی تجاویز کے لئے ترمیمیں مکمل کرنی ہیں۔ اور دوسرے روز صبح انہیں لاہور جانا ہے۔ انہوں نے تجویز کیا کہ منتخب اراکین شام کو جمع ہو کر باقی سات شریک رکن چن سکتے ہیں۔ اس اخراج کے تحریری بیان میں ایک اور مختلف بات یہ کہی گئی ہے کہ مولانا تاج الدین انصاری کو مولانا محمد یوسف کلکتوی کے بجائے چنا نہیں۔ بلکہ بنگال کے مولانا اطہر علی کی جگہ رکھا گیا تھا۔

اس بارے میں جماعت اسلامی کا بیان حسب ذیل ہے:—

جنوری ۱۹۵۳ء میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی آئینی سفارشات پر غور کرنے کے لئے تمام نقطہ ہائے نظر کے ۳۳ ممتاز علماء کا ایک اجتماع کراچی میں منعقد ہوا تھا۔ اس کنونشن کے فوراً بعد تحریک تحفظ ختم نبوت سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ایک آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن منعقد ہوئی تھی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے بھی اس کنونشن میں حصہ لیا۔ اور سبجیکٹس کمیٹی میں تجویز پیش کی کہ علماء نے بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ میں جو ترمیمیں تجویز کی ہیں۔ ان میں قادیانی مسئلہ کو شامل کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں کوئی علیحدہ کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ (باقی)

— ریاض ۱۴ رجون: حکومت سعودی عرب نے پھر الزام لگایا۔ کہ برطانوی فوجوں نے نخلستان بریمی میں پر جارحانہ کارروائی کی ہے۔ الزام میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں برطانوی فوجیوں نے ایک گاؤں پر مشین گنوں اور بندوقوں سے مسلسل گولیاں چلائیں جس سے ایک آدمی ہلاک اور کئی مرد اور عورتیں زخمی ہو گئیں